بے اختیار دوڑے ہے گل در قفائے گل

(غالب)

ادھر چند دنوں میں بہت سے حوادث سر سے گذر گئے۔

عزیز کمال ہمارے بڑے قیمتی ساتھی تھے، قد اونچا، شکل و شباہت اثر انگیز تبسم نازک جو کبھی کبھار خندہ بن کر کھنک جاتا۔ آتے، ضرور ملتے، بیٹھتے چند باتیں کرتے اور ملاقات کی خوشبو چھوڑ کر چلے جاتے۔ آخری ملاقات ابھی ذہن میں تازہ ہے اور ادھر اچانک ان کی روانگی کا اعلان ہوگیا۔ اِنّا للّٰہ وَاِنّا اِلیہ راجعون۔

مرحوم کی پیدائش ۲ اکتوبر ۱۹۲۵ء کو جناب میاں محمد شفیع کے گھر واقع کوریور (ضلع سیالکوٹ) میں ہوئی۔ تعلیمی لحاظ سے بی اے بی ٹی کرنے کے بعد انگلستان میں چلے گئے۔ وہاں انگریزی اور فلاسفی میں دو ایم اے کئے۔ انگلش میں گولڈ میڈل ملا۔ مولانا حامد علی خاں کے رسالہ "الحمرا" میں علامہ اقبال پر امضامین لکھے، جو شاید مجموعے کی شکل میں شائع ہوں۔ جناح اسلامیہ کالج سیالکوٹ میں ایک سال پروفیسر رہے۔ پھر "پریذیڈنٹ" اسکول (جو بعد میں کالج بنا) لوئر ٹوپا، مری میں ۱۹۸۶ء تک انگلش ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ رہے۔ چوہدری محمد اکبر صاحب مرحوم سے استادی شاگردی کا تعلق رہا تھا۔ اسی سلسلے میں چوہدری صاحب تفہیم کے انگریزی ترجمے میں ان سے مشورہ کرتے تھے۔ آخر جب چوہدری محمد اکبر صاحب کا دور عمر ختم ہونے کو آیا تو انہوں نے وصیت کی کہ تفہیم کے مزید انگریزی ترجمے کا کام عزیز کمال کریں گے، چنانچہ عزیز صاحب نے کسب کمال کیا اور ترجمہ مکمل ہوگیا۔ دو ایک اور رسالے بھی انگریزی میں شائع کرائے۔ ۳ بیٹے اور ۲ بیٹیاں اچھے حالات میں ہیں۔ دو دو برسر روزگار اور شادی شدہ اور بقیہ تکمیل مدارج تعلیم